ہم آہنگی (HARMONY) کے فائدے

صفحات: 54

ہمارے نبی اللہ پاک کی کھنچی ہوئی مضبوط رسی ہیں 8
الگ الگ رہنا شیطان کی طرف سے ہے 14
آپسی اختلاف بزدل اور کمزور بناتے ہیں 15
سمجھوتہ (Compromise) کسے کہتے ہیں؟ 31
سب سے بڑا منصف کون؟ 34
اختلافِ رائے کے آداب 50
ہم آہنگی بڑھانے کے روحانی نسخے 51

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن   اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ ہم پر عِلْم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحْمت نازِل فرما! اے عَظَمت اور بزرگی والے! (مُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالبِ غم مدینہ بقیع و مغفرت
۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نامِ رسالہ : ہم آہنگی (Harmony) کے فائدے

مؤلف : شہزاد عنبر عطّاری

پیش کش : شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ، جون 2024ء   تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی۔

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

ہم آہنگی(Harmony)کے فائدے

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی اَہم ضرورت ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے دُرود شریف پڑھے کیونکہ دُرودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم | ہو عطا اپنا غم، دیجئے چشمِ نم
مال ودولت کی کثرت کا طالب نہیں | تُم پہ ہر دم کروڑوں دُرود وسلام[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہُ علٰی محمد

ہم آہنگی کسے کہتے ہیں...؟

ہم آہنگی (**Harmony** ہَرْ مَنِی) کا لفظی معنی ہے: ہم خیال، ہم رائے، مُتَّفِق اور مُتَّحِد ہونا۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض دفعہ دو نعت خواں مِل کر ایک ہی سُر میں، ایک ہی لَے میں، ایک ہی اَنداز سے آواز کے ساتھ آواز مِلا کر نعت شریف پڑھتے ہیں، یہ عَمَل ہم آہنگی

1 ...بُستان الواعِظین، ص241، دار الکتاب العربی۔
2 ...وسائل بخشش، ص604، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

کہلاتا ہے۔ عام زِندگی میں دو یا دو سے زیادہ اَفراد ایک ہی مقصد کے لئے اِتّفاق و اِتّحاد کے ساتھ، ایک ہی اَنداز میں، ایک ہی ڈَھنگ میں قدم کے ساتھ قدم مِلا کر چلتے رہیں، اسے ہم آہنگی کہا جائے گا۔ سادہ لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے کہ **ایک مقصد کے تحت دو جسم اور ایک جان ہو جانے کا نام ہم آہنگی ہے۔**

ہم آہنگی اَنمول نعمت ہے

پارہ:10، سورۂ اَنفال، آیت:63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیۡنَهُمۡ ؕ

(پارہ:10، الانفال:63)

ترجمۂ کنز العرفان: اور اس نے مسلمانوں کے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دِلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دِلوں کو مِلا دیا۔

مشہور مفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: عرب کی آپس میں عداوتوں اور سختیِ دِل کا یہ حال تھا کہ وہ قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم تھے، اگر ایک قبیلے کا آدمی دوسرے قبیلے کے بچے کو تھپڑ مار دیتا تو دونوں قبیلے تِیر اور تلواریں لے کر مُقابلے میں آجاتے اور بہت خُون رَیز جنگ ہوتی، جو صدیوں تک باقی رہتی۔ مدینہ کے اَنصار (یعنی) اَوس اور خَزرج میں 120 سال سخت جنگ رہی، ان کے ملنے کی کوئی اُمّید ہی نہ تھی۔ **درود ہوں اس ذاتِ کریم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جس نے ان سب کو ایک کر دیا، ایسا ایک کہ وہ لوگ چند جسم اور ایک دِل بلکہ ایک جان بن گئے۔**

بدخُلق جو تھے، وہ نیک ہوئے، لڑتے تھے ہمیشہ وہ ایک ہوئے
جھگڑے تُو نے آکر مَیٹ دیئے، تیری فَہم و ذکا کا کیا کہنا!

اس آیتِ کریمہ میں حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اسی معجزہ کا ذِکْر ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! تمام اَہْلِ عرب کی دُشمنیاں اس حد تک پہنچ چکی تھیں کہ اگر آپ سارے ظاہری اَسباب، دُنیا کی ساری دولتیں خرچ کرکے انہیں مِلانا چاہتے تو یہ نہ ملتے۔ **یہ تو ہماری رحمت، آپ کا معجزہ ہوا کہ چند روز میں یہ سب مِل کر شِیْر و شکر (یعنی پکّے دوست بلکہ بھائی بھائی) ہوگئے۔**[1]

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو مِلایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

مُفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مُسلمانوں کا اِتّفاق اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے اور ان کا آپس میں جنگ و نفاق ربّ کا عذاب ہے۔[2]

گُناہ مٹانے والا آسان عَمَل

ایک مرتبہ حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 10، سورۂ انفال، تحت الآیۃ: 63، 4/80، نعیمی کتب خانہ گجرات۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 10، سورۂ انفال، تحت الآیۃ: 63، 4/82۔

محبت رکھنے والے، جو آپس میں بھائی چارہ رکھیں، جب ان میں سے ایک دوسرے کی طرف چلے، اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑے اور اُس کے لئے مسکرائے تو ان دونوں کی خطائیں یُوں مِٹتی ہیں جیسے درخت کے پتے گِرتے ہیں۔[1] ایک روایت میں ہے: آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے مِلے، اس سے مُصَافَحہ کرے (یعنی ہاتھ مِلائے) تو اُن دونوں کے گُناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز ہوا سے پتے گرتے ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی یہ بات سُن کر ایک شخص نے حیرت سے کہا: بے شک یہ تو بہت چھوٹے عَمَل سے ہے (یعنی اتنے آسان عَمَل سے اتنا بڑا اِنْعام کیسے مِل سکتا ہے)؟ حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: (اے شخص!) کیا تُو نے اللہ پاک کا فرمان نہیں سُنا[2]:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ

(پارہ:10، الاَنفال:63)

ترجمۂ کنزُ العرفان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا۔

یعنی دو دِلوں کی آپس میں محبت جس کے نتیجے میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے اور ہاتھ مِلاتے ہیں، یہ محبّت کوئی چھوٹا سا عَمَل نہیں، **یہ تو اَنمول نعمت ہے جو دُنیا کی تمام دولت خرچ کر کے بھی حاصِل نہیں کی جا سکتی۔**

ہم آہنگی شریعت کو مَطلُوب ہے

اے عاشقانِ رسول! مُسلمانوں کی آپس میں محبت و اُلفت ہو، ہم آہنگی ہو، سب مُسلمان ایک جان ہو کر رہیں، یہ شریعت کو مَطلُوب (***Required***) ہے۔ پارہ:4، سورۂ

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، باب مصافحۃ...الخ، 8/174، حدیث:115، المکتبۃ العصریہ بیروت۔

2 ...تفسیر در منثور، پارہ:10، سورۂ انفال، زیر آیت:63، 4/100، دار الفکر بیروت۔

آلِ عمران، آیت: 103 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ (پارہ:4، آلِ عمران:103)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تَفْرِقَہ مت ڈالو۔

عَلّامہ قرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے آپس میں محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور تَفْرِقَہ (یعنی آپس میں پُھوٹ ڈالنے، فِرقہ فِرقہ ہو جانے) سے منع کیا ہے کیونکہ **آپس میں اختلاف ہلاکت (تباہی وبربادی) ہے اور آپس میں محبت و ہم آہنگی نجات ہے۔** آیت کا ایک معنیٰ بیان کرتے ہوئے علامہ قرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مطلب یہ کہ اے لوگو! اپنی اپنی خواہشات اور مختلف اَغراض کے پیچھے چلتے ہوئے اختلافات میں مت پڑو بلکہ دِین میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (1)

دُنیا کے جھگڑوں سے یکسر چُھڑا کر | غیروں کی اُلفت کو دِل سے مِٹا کر
شاہِ والا مجھے اپنا بنا لو! | اپنا بنا لو! مجھے اپنا بنا لو!

آیتِ کریمہ کی مختصر وَضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:4، سورۂ آلِ عِمران کی آیت: 103 کا ایک حِصّہ پڑھنے/ سننے کی سَعادت حاصِل کی، آیئے! اس آیتِ کریمہ کی مختصر وَضاحت مُلاحظہ کیجئے!

اسلام اور نفرت مٹاؤ تحریک

مدینہ مُنَوَّرہ میں عرب کے 2 قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام **اَوس** تھا، دوسرے کا نام:

1... تفسیر قرطبی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:103، جز:4، 2/104 ملتقطاً، دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

خَزْرَج۔ اَوْس و خزرج پہلے تو بڑے اِتفاق و اِتّحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر پھر اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو **جنگِ بُعاث** کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خُونریز تھی کہ اس میں اَوس و خزرج کے تقریباً تمام نامور بہادر لڑ بِھڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس تعلیم و تربیّت کی بدولت اَوس و خزرج کے تمام پُرانے اِختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اِسلام اور مُسلمانوں کی بے پناہ اِمداد و نُصرت (**Support**) کی، اِس لئے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان خوش بختوں کو **اَنْصار** کا لقب عطا فرمایا۔(1) اَنصار کا معنی ہے: مدد کرنے والے۔

ایک بار اَوس و خَزْرج کے کچھ اَفراد مِل جُل کر بیٹھے محبت بھری باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے ایک یہودی گزرا، اُس نے جب دیکھا کہ اِسلام نے اَوْس و خزرج کے دَرْمِیان اِختلافات کو دُور کر کے اِنہیں محبت و خُلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، یہ دیکھ کر وہ حَسَد میں مبتلا ہو گیا اور اس نے ایک یہودی نوجوان کو وہ نظمیں یاد کروائیں جو بُغاث کی جنگ کے بارے میں اَوس و خزرج کے شاعِروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا کہ جا کر اَوس و خزرج کے مجمع میں بیٹھ کر اُنہیں یہ نظمیں سُناؤ! جب انہوں نے یہ نظمیں سُنیں تو اَوس و خزرج کے جذبات پِھر سے بھڑک اُٹھے، یہاں تک کہ سب اَسلحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ

1 ... سیرت مصطفٰے، ص149-150 ملتقطاً، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

وَسَلَّم جلدی سے تشریف لائے، دونوں قبیلوں کو رُوکا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تُم جاہلیت کی جنگ لڑنے جارہے ہو؟ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت سُن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور یہود کی سازش تھی، چنانچہ دونوں قبیلوں نے توبہ کی اور ایک دوسرے کو گلے لگایا اور محبت کے ساتھ واپس اپنے اپنے گھروں کو آگئے۔

اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور حکم ہوا:[1]

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪

(پارہ:4، آلِ عمران:103)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رَسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تَفرِقَہ مت ڈالو۔

آیتِ کریمہ کے مُشکِل اَلفاظ کی وَضاحت

❁ **اِعْتِصَام** (یعنی دِین کی رَسّی مضبوط پکڑنے) سے مراد ہے: دِین پر قائم رہنا، آپس میں مُتَّفِق رہنا، لڑائی بھڑائی سے پرہیز کرنا۔[2] ❁ **تَفرِقَہ** فرق سے بنا ہے، اِس کا معنٰی ہے: بِکھرنا، جُدا ہونا۔ تَفرِقَہ اور اِختلاف میں فرق یہ ہے کہ اِختلاف کے باوُجود جماعت (مثلاً ہم آہنگی) قائم رہ سکتی ہے مگر تَفرِقَہ کے ساتھ جماعت قائم نہیں رہتی اور نہ ان کا آپس میں تعلق رہتا ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں (علمی، اِجتہادی) اِختلاف تھا، تَفرِقَہ نہ تھا، ایسے ہی حَنفی، شافِعی، حَنبَلی اور مالکی وغیرہ میں (علمی، اِجتہادی) اِختلاف ہے، تَفرِقَہ نہیں، ہاں! بے دِین جماعتوں اور ہم میں تفرقہ ہے۔[3][4] **تفسیرِ کبیر** میں ہے: یہاں تَفرِقَہ

---

1 ... اسبابُ النزول، سورۂ آلِ عمران، ص93۔94 ملخصًا، مکتبۃ التوفیقیۃ۔

2 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:103، 4/72۔

3 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:103، 4/73 بتغیر قلیل۔

4 ... حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی، یہ 4 فقہی مذہب ہیں، **حنفی:** امامِ اعظم اَبُوحنیفہ کے پیروکار ہیں، **شافعی:** امام

سے مُراد یادِینی علیحدگی ہے یا وہ دُنیاوی، نفسانی جنگیں جن سے اُلفت و محبت ایک دَم جاتی رہے۔[1] ❁حَبْل: موٹے اور مضبوط رَسّے کو کہتے ہیں، جس سے بھاری چیزیں باندھی اور اُٹھائی جاتی ہیں۔ حَبْلُ الله کے معنیٰ ہیں: اللہ پاک کی دُنیا میں بھیجی ہوئی رَسّی۔ اس رَسّی سے یا قُرآنِ حکیم مُراد ہے یا اِسلام یا مُسلمانوں کی جماعت یا حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَہلِ بیت یا خُود نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔[2]

ہمارے نبی اللہ پاک کی بھیجی ہوئی مضبوط رَسّی ہیں

اِمام شرفُ الدّین بوصیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آقائے نعمت، مُصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دَعَا اِلَی اللهِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِهٖ | مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ[3]

ترجمہ: حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا تو جن لوگوں نے حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ رحمت کو تھام لیا اُنہوں نے ایسی مضبوط رسّی کو تھام لیا جو کبھی نہیں ٹوٹے گی۔

محمد بن ادریس شافعی کے، **حنبلی:** امام احمد بن حنبل کے اور **مالکی:** امام مالِک بن اَنس رَحمۃُ اللہِ علیہم کے۔ ان سب کے عقائد ایک جیسے ہیں، بَس شرعی اَحکام (مثلاً وُضُو، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل) میں اِختلاف ہے، یہ سب مسلمان، سُنّی، صحیح العقیدہ، عاشقانِ رسول ہیں، ان چاروں میں کوئی بدمذہب نہیں ہے، یہ بات کہ **ان چاروں میں اِختلاف ہے، تفرِقہ نہیں** اس کو مثال سے یُوں سمجھئے کہ پاکستان کے لوگ زیادہ تر حنفی ہیں مگر غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے پناہ محبّت و عقیدت رکھتے ہیں، گیارہویں شریف بھی بڑے اہتمام سے مناتے ہیں حالانکہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حنفی نہیں بلکہ حنبلی ہیں۔

1 ... تفسیر کبیر، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت: 103، 3/311-312 ملتقطاً، دار احیاء التراث العربی۔

2 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت: 103، 4/72 ملتقطاً۔

3 ... دیوان بوصیری، ص 167، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بار گاہِ رسالت میں عَرض کرتے ہیں:

نَرفُتَم راہِ بِینایاں فُتَادَم در چَہِ عِصیاں | بیااے حَبلِ رَحمانَم اَغِثْنِی یا رَسُولَ اللہ[1]

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں عقل مندوں کی راہ نہ چلا، گُناہوں کے گڑھے میں جا گِرا، **اے رحمٰن کی مضبوط رَسّی...!!** اے میرے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد فرمائیے!

اللہ پاک کی رَسّی مضبوط پکڑنا کیوں ضروری ہے؟

مشہور مُفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صراطِ مُستَقِیم اور راہِ حق بہت پِھسلَن والا راستہ ہے اور اس کے آس پاس بہت ٹیڑھے راستے بھی ہیں، ہر دَم ہمارے پِھسلنے اور بہکنے کا اندیشہ ہے، ایسے راستے اور تنگ زینے (یعنی سیڑھی) پر مضبوط رسّی باندھی جاتی ہے (یا آج کل سیڑھیوں کے ساتھ لوہے یا سِلْوَر کی گِرِل لگائی جاتی ہے) جسے پکڑ کر چلا اور چڑھا جا سکے۔[2] اس لئے اللہ پاک نے فرمایا: اے سارے مُسلمانو! اللہ پاک کی رَسّی یعنی دِینِ اسلام یا قُرآن یا مُسلمانوں کی جماعت یا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ پاک کو تم سارے کے سارے مضبوطی سے تھامے رہو تاکہ دُنیا میں راہِ حق سے پھسل نہ جاؤ اور باآسانی معرفتِ اِلٰہی کے زِینے پر چڑھ جاؤ! ہرگز ہرگز فِرقوں اور جماعتوں میں بِکھر نہ جاؤ کہ بِکھرے ہوئے تنکے کُوڑا ہیں جس کو بندھے ہوئے تنکے جھاڑو کی شکل بن کر نکال باہَر کرتے ہیں، اگر تم فِرقوں میں بٹ کر آپس میں لڑتے بِھڑتے رہے تو دوسری قومیں تمہیں دُنیا سے حَرفِ غلط کی طرح مِٹانے کی کوشش کریں گی۔[3]

---

1 ... حدائقِ بخشش، ص366، مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:103، 4/72-73۔
3 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:103، 4/75۔

www.dawateislami.net

نعمتِ اِتّحاد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے!

اللہ پاک نے مَزید اِرشاد فرمایا:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

(پارہ:4، آلِ عمران:103)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ کا اِحسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دُشمن تھے تو اُس نے تمہارے دِلوں میں مَلاپ پیدا کر دیا پس اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اُس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اللہ تم سے یُوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

یعنی تم اللہ پاک کی یہ نعمت دِل میں سوچتے رہو، زبان سے اس کا ذِکْر کرتے رہو کہ پہلے تم آپس میں ایک دوسرے کے جانی، مالی اور (عِزّت و) آبرُو کے دُشمن تھے جس سے تمہاری زِندگیاں تلخ (بے مزہ) تھیں، ربِّ کریم نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے تمہارے دِلوں کو جوڑ دیا جس سے تم دُشمنی کے بعد ایک دوسرے کے دِلی دَوست اور دِینی بھائی بن گئے اور اللہ پاک نے تم پر دِینی فَضْل یہ فرمایا کہ تم اپنے کُفْر و شرک و بے دِینی کے باعِث دوزخ کے کِنارے جا لگے تھے کہ وہاں پہنچنے میں آنکھ بند ہونے (یعنی موت آنے تک) کی دَیر تھی، اللہ پاک نے تمہاری مدد کی کہ اِنہی مَحْبُوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے تم گِرتوں کو سنبھال لیا، پہلے تم کافِر تھے، اب تم فقط مُؤمِن ہی نہیں بلکہ مُؤمِن گر (یعنی مسلمان بنانے والے) بن گئے کہ لوگ تمہارے نقشِ قدم پر چل کر ہدایتیں حاصِل کیا

کریں گے۔[1]

آیتِ کریمہ سے ملنے والے مَدَنی پھول

پیارے اِسلامی بھائیو! ذِکْر کی گئی آیتِ کریمہ سے ہمیں بہت مَدَنی پھول سیکھنے کو ملتے ہیں، مثلاً

- ..**اللہ پاک** نے فرمایا: وَاعْتَصِمُوْا (اور تم مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔): یعنی مُتَّفِق ہو جاؤ! مگر کس پر؟ دِین کی رَسّی پکڑنے پر۔ اِس سے معلوم ہوا: اِتِّفاق وہ اچھا ہے جو اللہ و رسول کی اِطاعت پر ہو، ان کا راستہ چھوڑ کر اِتِّفاق لعنت ہے۔[2]
- ..**اللہ پاک** نے فرمایا: وَلَا تَفَرَّقُوْا (اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو!): اس سے معلوم ہوا: مُسلمانوں کو اِتِّفاق و اِتِّحاد سے رہنا چاہیے، تھوڑی سی مُتَّفِق قوم بہت سی بِکھری قوم پر غالِب رہتی ہے، اِسی لئے قُرآن و حدیث نے اِتِّفاق پر بہت زور دیا ہے بلکہ جماعت کی نمازیں، عِیْدَیْن (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کے اِجتماعات، حج (وغیرہ) میں سارے مُسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرنا اِس اِتِّفاق کے لئے ہے۔
- ..اِسی سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ مُسلمانوں میں فرقہ بندی کرنا سخت جُرم ہے اور اس کا ذِمَّہ دار وہ ہوگا جو فرقے اِیجاد کرے گا۔

حق کی راہ پر رہنا ضروری ہے

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یاد رہے کہ اصل راستہ اور طریقہ مذہبِ اہلِ سُنت ہے، اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق کرنا (فرقے بنانا) ہے اور یہ منع ہے۔ بعض

1... تفسیر نعیمی، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت: 103، 4/75۔

2... تفسیر نعیمی، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت: 103، 4/75 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

لوگ یہ آیت لے کر اہلسنّت سمیت سب کو غلط قرار دیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مُسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے جاری ہے اور سُنّت سے ثابت ہے اس سے نہ ہٹو۔ اہلِ سُنّت و جماعت تو سُنّتِ رسول اور جماعتِ صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک خاندان اِتّفاق و اِتّحاد کے ساتھ صحیح اُصولوں پر زِندگی گُزار رہا ہو، ان میں سے ایک فرد غلط راہ اِختیار کرکے فتنہ پیدا کرے تو اُس جُدا ہونے والے کو سمجھایا جائے گا نہ کہ خاندان والوں کو بھی اِتّحاد ختم کرکے غلط راہ چلنے کا کہنا شروع کردیا جائے۔ بالکل یہی صُورتِ حال اہلسنّت اور دُوسرے فرقوں کی ہے۔ اصل حقیقت کو سمجھے بغیر صُلحِ کُلِّیّت کی رَٹ لگانا اور سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا سراسر جہالت ہے۔ (1)

.. ذِکْر کی گئی آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے فرمایا: **وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ** (اور اللہ کا اِحسان اپنے اُوپر یاد کرو) اِس سے معلوم ہوا: اللہ پاک کی نعمت یاد کرنا، اُس کے چرچے کرنا اللہ پاک کو پسند ہے، لہٰذا مِیلادشریف مَنانا، عیدِ مِعْراج مَنانا، بہت بہتر ہے کہ یہ اللہ پاک کی نعمتوں کا عملی ذِکْر ہے۔

.. آیتِ کریمہ میں اِرشاد ہوا: **فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ** (تو اُس نے تمہارے دِلوں میں مِلاپ پیدا کردیا) اِس سے پتا چلا کہ بکھرے دِلوں کو جوڑنا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔ مُبارَک ہے وہ شخص جو بچھڑوں کو ملائے۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلی اللہُ علٰی محمد

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت:103، 2/21-22، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2... تفسیر نعیمی، پارہ4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت:103، 4/75ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بِچھڑوں کو مِلانے کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نماز، روزے اور صدقے سے اَفضل چیز نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: کیوں نہیں (یعنی ضرور بتائیے!)۔ فرمایا: لوگوں کے درمیان صُلح کروانا کہ باہمی تعلُّقات میں بگاڑ دِین کو مٹانے والا ہے۔[1]

ایک روایت میں ہے، اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ یعنی افضل صدقہ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے۔[2]

ہم آہنگی کے فضائل و فوائد

مُسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مُسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ ایک عُضْو تکلیف میں ہو تو تمام اعضا مُتاثِّر ہوتے (یعنی اثر لیتے) ہیں۔[3]

مبتلائے درد کوئی عُضْو ہو، روتی ہے آنکھ | کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

ایک **حدیثِ پاک** میں فرمایا: مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے عِمارت کی مانند ہے کہ ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، یہ فرماتے ہوئے محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دُوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیں۔[4]

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشیدِ مُبِیں | ورنہ اِن بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

---

1 ... ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، ص771، حدیث:4919، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فی الاصلاح بین الناس، 8/99، حدیث:13055، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
3 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنین، ص1001، حدیث:2586 ملتقطاً، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
4 ... بخاری، کتاب الصلاة، باب تشبیک الاصابع، ص190، حدیث:481، دار المعرفہ بیروت۔

www.dawateislami.net

الگ الگ رہنا شیطان کی طرف سے ہے

صحابیٔ رسول حضرت ثعلبہ خُشَنِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کی عادت تھی کہ دورانِ سَفَر کسی گھاٹی یا وادی میں ٹھہرتے تو پھیل جاتے (یعنی الگ الگ ہو کر بیٹھ جاتے)، اس پر اللہ پاک کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں الگ الگ ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے، اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو ایک جگہ مِل کر رہتے۔[1]

مشہور مُفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (الگ الگ ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ) تمہارے اِس طرح بِکھرنے سے شیطان کو موقع ملتا ہے کہ کفار سے تم پر چڑھائی کرادے کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ مُتفَرِّق ہیں (یعنی الگ الگ) ان پر اچانک ٹوٹ پڑو، یہ ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے، اس طرح الگ الگ اُترنا خطرناک ہے۔ مفتی صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جیسے جسمانی دُوری خطرناک ہے، ایسے ہی دِلی دُوری بھی شیطانی اَثَر سے ہوتی ہے اور سخت خطرناک ہے۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کو کے صِرْف جسموں کو یکجا (اکٹھا) نہ فرمایا بلکہ اُن کے دِلوں کو بھی یکجا کر دیا، مُسلمان ایک دِل اور ایک جان ہیں۔ رَبّ کریم مُسلمانوں میں تنظیم اور یکجہتی نصیب کرے۔[2]

جو کرے گا اِمتیازِ رنگ وخُوں مٹ جائے گا | تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابی والا گُہر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی | اُڑ گیا دنیا سے تُو مانندِ خاکِ راہ گزر

وضاحت: جو رنگ، نسل اور خون کے فرق میں مبتلا ہو گا وہ مٹ جائے گا خواہ وہ شاہی خیموں

---

1 ... ابوداوٗد، کتاب الجہاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر، ص418، حدیث: 2628۔

2 ... مرآۃ المناجیح، 5/494 ملتقطاً، نعیمی کتب خانہ گجرات۔

میں رہنے والے ترک ہوں یا پھر عرب کا عالی مرتبت خاندان ہو۔ اگر مسلمان نے رنگ و نسل کو مذہب پر ترجیح دینا شروع کردی تو وہ راستے کی غبار کی طرح دنیا سے اٹھ جائے گا۔

آپسی اِختلاف بُزدِل اور کمزور بناتے ہیں

پارہ:10، سورۂ اَنفال، آیت:46 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (پارہ:10، الاَنفال:46)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

آیتِ کریمہ کے اس حِصّے میں اللہ پاک نے آپسی اِختلاف اور لڑائی جھگڑے (یعنی ہم آہنگی نہ ہونے) کے 2 نقصانات بیان فرمائے ہیں (1): فَتَفْشَلُوْا یعنی تم کمزور اور بُزدِل ہو جاؤ گے (2) وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ رِیْحٌ کا لفظی معنیٰ ہے: ہوا۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: اس جگہ لفظِ رِیْحٌ سے مُراد شان و شوکت ہے اور حضرت قتادہ رَضِیَ اللهُ عنہ فرماتے ہیں: اس سے فتح و نُصرت کی ہوائیں مُراد ہیں۔[1] آیتِ کریمہ کا مطلب یہ بنے گا کہ اے اِیمان والو! اگر تم آپس میں لڑو جھگڑو گے، اِختلافات میں پڑو گے تو تمہاری شان و شوکت ختم ہو جائے گی اور فتح و نُصرت کی رحمت بھری ہوا تمہاری طرف تَوَجُّہ نہ کرے گی، پھر تم کامیابی حاصِل نہ کر پاؤ گے۔

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ اِنساں کو | اُخُوَّت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا!

ہم آہنگی قانونِ فِطرت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم آہنگی قانونِ فِطرت ہے۔ کبھی اس کائنات میں غور کیجئے! دُنیا کا

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:10، سورۂ اَنفال، زیرِ آیت:46، 10/ 26-27 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

سارا نِظام ایک گہرے رَبط اور تعلق کے ساتھ چَل رہا ہے، قُدرت کی پیدا کردہ ہر چھوٹی بڑی چیز آپس میں ہم آہنگ ہے۔ سُورج، چاند، ستارے، ہوائیں، بادل، پھل، پھول، پودے، حیوانات وغیرہ ان سب پر غور کیجئے! یہ سب ایک خاص مقصد کے تحت پُوری ہم آہنگی سے کام کررہے ہیں؛ زمین اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ تقریباً 500 سال کی راہ، اتنے فاصلے کے باوُجُود ارضیات (یعنی زمین پر پائی جانے والی چیزیں) اور فلکیات (یعنی آسمان کی طرف پائی جانی والی چیزیں) آپس میں مربُوط (***Connected***) ہیں ❁ سُورج طُلوع ہوتا ہے، زمین پر دِن آجاتا ہے ❁ سُورج غُروب ہوتا ہے، زمین پر رات چھا جاتی ہے ❁ اگر سُورج غُروب نہ ہوتا، رات نہ آتی، ہمارے جسموں کو آرام نہ مِلتا، یُوں ہماری صحت بالخصوص ہمارے ہاضمے تباہ ہو جاتے ❁ اگر سُورج کی رَوشنی نہ ہوتی تو زمین پر پائی جانے والی چیزوں کے رنگ دکھائی نہ دیتے، ہر چیز بے رنگ نظر آتی ❁ ہماری گھڑیاں سُورج کی رفتار سے چلتی ہیں ❁ سورج جب آسمان کے درمیان میں عین ہمارے سروں کے اُوپر سے گزرتا ہے تو گرمی آجاتی ہے، اس سے دُنیا کو حرارت ملتی ہے، درختوں، پھلوں اور پُھولوں کی نَشو و نما ہوتی ہے، سمندروں کا پانی گرم ہو جاتا ہے، اس سے بھاپ بنتی ہے، بادل بنتے ہیں، بارش برستی ہے ❁ جب سُورج آسمان میں ایک طرف کو جھک کر چلتا ہے تو سردی آجاتی ہے ❁ کسان زمین میں بیج ڈالتا ہے، ادھر زمین کے اندر بیج کو پانی کی ضرورت پیش آتی ہے، ادھر بادل گِھرتے ہیں، بارش برستی ہے اور بیج کو پانی فراہَم کردیا جاتا ہے ❁ پھلوں کا پکنا ❁ پودوں کا بڑا ہونا ❁ موسموں کی تبدیلی ❁ رات دِن کا گھٹنا بڑھنا ❁ مَدّ و جَزر (جسے جوار بھاٹا بھی کہتے ہیں یعنی سمندر کا اُتار چڑھاؤ)، ان سب کا تعلق نظامِ شمسی کے ساتھ ہے ❁ کسان حضرات جو کھیتی باڑی کرتے ہیں، ان کے

ہاں سُورج اور چاند کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے۔ الغرض زمین پر پائی جانے والی چیزوں اور آسمان کی طرف پائی جانی والی چیزوں کا آپس میں گہرا رَبط ہے، ان کے ایک دوسرے پر گہرے اَثرات ہوتے ہیں اور یہ کائنات صدیوں سے اِسی گہرے رَبط کے ساتھ چل رہی ہے۔ قُدرت کے اِن عجائبات کو دیکھ کر زبان سے بے اِختیار نکلتا ہے:

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۴﴾ (پارہ:18، المؤمنون:14)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! شاید اسی ہم آہنگی کی برکت ہے کہ نظامِ کائنات کا کوئی ہدف کبھی تاخیر کا شکار نہیں ہوتا۔ کبھی آپ نے سُنا کہ مالٹا جو سردیوں کا پھل ہے، اس بار تاخیر کا شکار ہو گیا، لہٰذا اس سال مالٹا گرمیوں میں آئے گا اور آم جو گرمیوں کا پھل ہے، اِس سال سردیوں میں آئے گا۔ سٹور کر لینا الگ بات ہے، پھل لگنے اور پکنے میں کبھی تاخیر نہیں ہوئی، کسان بیج ڈالنے میں تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے، پھل، پھول سبزیاں وغیرہ اپنے وقت ہی پر لگتی اور پکتی ہیں، ہزاروں سال گزر گئے، کائنات کے اَہداف کبھی تاخیر کا شکار نہیں ہوئے۔ یہ اسی ہم آہنگی ہی کی برکت ہے۔

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی | اسی سے ہے بہار اس بُوستاں کی

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہ علٰی محمد

ہم آہنگی چھوٹی چیزوں کو بڑا کر دیتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ہم آہنگی کامیابی کی سیڑھی ہے۔ ہم آپس میں ہم آہنگی پیدا کر کے زیادہ کام کم وقت میں کر سکتے ہیں بلکہ وہ کام جو ہم اکیلے اکیلے کر ہی نہیں سکتے، ہم

آہنگی کی بدولت بڑی آسانی سے انجام دے سکتے ہیں۔ایک فلسفی کا قول ہے:

All things under the sun will flourish when harmony prevails

ترجمہ: جب ہم آہنگی غالِب ہو گی تو سُورج کے نیچے تمام چیزیں پھلیں، پُھولیں گی۔

ایک دوسرے فلسفی کا کہنا ہے:

Harmony makes small things grow, lack of it makes great things decay

ہم آہنگی چھوٹی چیزوں کو بڑا کرتی ہے اور ہم آہنگی کی کمی بڑی چیزوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

یہ واقعی حقیقت ہے؛ ریت، بجری، سیمنٹ، اینٹ، سریا، یہ سب چھوٹی چھوٹی چیزیں مِل کر یک جان ہو جائیں تو سینکڑوں منزلہ عمارت کھڑی ہو سکتی ہے اور اگر ان کی آپس میں ہم آہنگی ختم ہو جائے تو معمولی جھٹکے سے بڑے بڑے پلازے، بڑی بڑی عمارتیں چند لمحوں میں زمین بوس ہو کر رہ جاتی ہیں **صَدَف** (سیپی،سمندری گھونگا) ساحِل پر پائی جاتی ہے،لوگ اسے اُٹھا کر چند سکّوں میں بیچ دیتے ہیں،اسی طرح بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرے،ان کو بھی عُموماً معمولی ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اللہ پاک کی قُدرت دیکھئے! یہ دونوں بظاہِر بے قیمت چیزیں اگر ہم آہنگ ہو جائیں یعنی بارش کا قطرہ اگر سیپی کے مُنہ میں چلا جائے تو سیپی کا منہ بند ہو جاتا ہے اور وہ اسے لے کر سمندر کی گہرائی میں اُتر جاتی ہے، پھر یہی بے قیمت قطرہ سیپی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جانے کی برکت سے قیمتی موتی بَن جاتا ہے۔

معلوم ہوا؛ ہم آہنگی کی بدولت چھوٹی چیزیں بڑی ہو جاتی ہیں اور ہم آہنگی نہ ہو تو بڑی بڑی چیزیں تباہ و برباد ہو کر رِہ جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہم آہنگی کی نعمت نصیب

فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلی اللہُ علٰی محمد

ہم آھنگی بڑھانے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم آہنگی ویسے تو انمول نعمت ہے جو اللہ پاک کی عطا ہی سے ملتی ہے۔ البتہ اسلام نے ہمیں بہت سے طریقے بتائے ہیں، جن کی بدولت ہم آپس میں ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں:

(1): تعلقات کی بنیاد اللہ کی رِضا پر رکھئے!

پانی پر دِیوار کھڑی نہیں ہوتی، ریت کے گھر طُوفان کا مُقابلہ تو کیا کریں گے، ایک معمولی جھٹکے سے ٹوٹ پُھوٹ جاتے ہیں، لہٰذا آپس میں تعلقات کی بُنیاد ہمیشہ مضبوط رکھئے! ورنہ کچے دھاگے سے بندھے رشتوں میں ہم آہنگی پیدا ہو اور قائِم رہے، بہت مُشکل ہے۔ دولت، حُسن، کاروباری شراکت، مختلف دُنیوی اَغراض، جذباتی محبّت، راہ چلتے دوستی وغیرہ سب کچے دھاگے ہیں، تعلق رکھنا ہے تو **اِیمان** کی بُنیاد پر رکھئے! اللہ پاک قُرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ (پارہ:26، الحجرات:10) ترجمۂ کنزُ العِرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

معلوم ہوا؛ تمام مُسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، یہی اِسلامی اُخُوَّت و بھائی چارہ ہے، جو مشرق و مغرب میں رہنے والے دُنیا بھر کے عاشِقانِ رسول کو ایک جان بناتا ہے، یہی سب سے مضبوط رشتہ ہے، لہٰذا ہر مُسلمان عاشِقِ رسول کے ساتھ **اِیمان** کی بُنیاد پر، صِرف و صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے تعلق رکھئے! اور کسی غَرَض کو درمیان میں آنے مت دیجئے! اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! ہم آہنگی قائِم رہے گی اور ثواب بھی ملے گا۔

اِسلامی اُخُوَّت و بھائی چارے کے فضائل

❁ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ پاک فرمائے گا: میرے جلال کے سبب آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج (یعنی روزِ قیامت) جبکہ میرے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا۔ [1] ❁ حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میری رضا کے لئے باہَم محبّت رکھنے والوں، میری رضا کے لئے مل بیٹھنے والوں، میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے مُلاقات کرنے والوں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبّت واجِب ہوگئی۔ [2] ❁ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک کے بندوں میں ایسے لوگ ہیں، جو نہ نبی ہیں، نہ شہید مگر روزِ قیامت ان کا بلند مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیا اور شہدا اُن پر رَشک کریں گے (یعنی انہیں فخر کی نِگاہوں سے دیکھیں گے)۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں بتایئے! وہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ ہیں جن کی آپس میں خُونی رشتہ داری بھی نہیں ہے، کوئی مالی لَین دَین بھی نہیں ہے، بَس یہ اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں مَحبّت رکھتے ہیں۔ روزِ قیامت ان کے چہرے نُور سے چمک رہے ہوں گے، ان پر نُور چھایا ہوگا، جب لوگ خوف زَدہ ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، جب لوگ غم میں مبتلا ہوں

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فی فضل الحب، ص996، حدیث:2566۔

2 ... مؤطّا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین، ص503، حدیث:1828، دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

گے، انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔ (1) ایک مرتبہ مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابوذَرّ غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ اے ابوذر! اِیمان کی سب سے مضبوط رَسّی کیا ہے؟ عَرض کیا: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پاک کی راہ میں دوستی، اللہ پاک کی راہ میں محبّت اور اللہ پاک کی راہ میں ہی دُشمنی۔ (2)

اب تو بس لالچ باقی ہے

کاش! ہمیں ہر تعلق خالصتاً اللہ پاک کی رضا کے لئے رکھنے کی توفیق مِل جائے...!! ورنہ حالات نازُک ہیں۔ حضرت احمد بن حسن جریری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگوں کے باہمی مُعامَلات کا تعلق دِین سے تھا، یہاں تک کہ دِین کمزور ہو گیا (یعنی دِلوں سے دِین کی اہمیت کم ہونے لگی)، دُوسرے زمانے میں لوگ وفا کے ذریعے مُعاملات کرتے تھے، یہاں تک کہ وفا ختم ہو گئی، تیسرے زمانے میں لوگوں نے مُروَّت کے ساتھ (یعنی صِرف انسانیّت کے ناطے) مُعاملات کئے، حتی کہ مُروَّت بھی ختم ہو گئی اور اب لالچ و خوف کے سِوا کچھ باقی نہیں۔ (3)

تعلق کی بُنیاد پہچاننے کا طریقہ

کسی کے ساتھ ہمارے تعلق کی بُنیاد کیا ہے؟ اِمام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ محبّت کہ اگر اللہ پاک اور یومِ آخرت پر ایمان نہ ہوتا تو

1 ...ابو داوٗد، کتاب البیوع، باب فی الرہن، ص 561، حدیث: 3527۔

2 ...شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار والمفسدین، 7/70، حدیث: 9513، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

3 ...احیاء العلوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، 2/204، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

اُس مَحبّت کا تَصَوُّر بھی نہ ہوتا تو یہ مَحبّت **اللہ پاک کی رضا کے لئے مَحبّت** شُمار کی جائے گی۔[1]

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اخلاص ایسا عطا یااِلٰہی

(2): سلام کو عام کیجئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! آپس میں ہم آہنگی بڑھانے کا ایک بہت آسان طریقہ **سلام** ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا تم اُس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ! وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا اور تم اُس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں مَحبّت نہ کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس پر عَمَل کر کے تمہاری آپس میں مَحبّت بڑھ جائے؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ آپس میں سلام کو عام کرو۔[2]

سلام کرنے سے مَحبّت بڑھتی ہے

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! جب تم کسی قوم کے پاس سے گزرو تو انہیں اسلامی تِیر مارا کرو۔ حضرت عَوْن بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلامی تِیر سے مراد سلام ہے۔[3] یعنی جب سلام کرو گے تو یہ تیر کی طرح سامنے والے کے دِل پر لگے گا اور آپس میں محبت بڑھے گی۔

سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ، سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[4]

---

1 ...احیاء العلوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، 2/203۔

2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب افشاء السلام، ص809، حدیث:5193۔

3 ...زُہد لِابْنِ مبارک، ص332، حدیث:950، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

4 ...ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، ص635، حدیث:2699، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

مُسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنّت ہے ۞ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں **اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے** اور میں اِن میں سے کسی چیز میں دخل اَندازی کرنا حرام جانتا ہوں ۞ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مُسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا **کارِ ثواب** ہے ۞ سلام میں پہل کرنا **سنّت** ہے ۞ سلام میں پہل کرنے والا **اللہ پاک کا مُقرّب** بندہ ہے ۞ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بَری ہے ۞ سلام میں پہل کرنے والے پر **90 رحمتیں** اور جواب دینے والے پر **10 رحمتیں نازل** ہوتی ہیں ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، ساتھ میں وَرَحْمَةُ الله بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَكَاتُهٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ۞ اسی طرح جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں ۞ سلام کا جواب **فوراً** اور اتنی آواز سے دینا **واجب** ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔(1)

رضائے حق کے لئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلی اللہ علٰی محمد

(3): مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کی عادت بنائیے!

اسی طرح مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کی عادت بھی اُخُوّت و مَحبّت اور ہم آہنگی بڑھنے کا ذریعہ ہے۔ رحمتِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک دوسرے کے ساتھ مُصافَحہ کرو! اس سے کِینَہ (یعنی دِل میں چھپا ہوا جذبۂ عَداوَت) جاتا رہتا ہے۔(2)

---

1 ...550 سنّتیں اور آداب، ص 30-32 ملتقطاً، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...موطّا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی المهاجرة، ص 483، حدیث: 1731۔

مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کے فضائل

❁حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب دو مُسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافَحہ کیا) تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اِن کی دُعا کو حاضِر کردے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جُدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی۔[1] ❁تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مُسلمان جب اپنے مُسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی مصافَحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[2] ❁رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب 2 دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3]

مُصافحہ کی سنّتیں و آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جب 2 مُسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت پوچھتے ہیں تو اللہ پاک ان دونوں کے درمیان 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے 99 رحمتیں پُرتپاک (یعنی گرم جوشی) سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت پُوچھنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[4]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، 5 / 401، حدیث: 12786، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
2 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، 6 / 473، حدیث: 8950۔
3 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، 6 / 471، حدیث: 8944۔
4 ... معجم اوسط، 5 / 380، حدیث: 7672، دار الفکر عمان۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہاتھ ملانے کو عربی میں **مُصافَحہ** اور انگلش میں **Handshake** کہتے ہیں ❁ 2 مُسلمانوں کا بوقتِ مُلاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ مِلانا سُنَّت ہے ❁ ہاتھ مِلانے سے پہلے سلام کیجئے ❁ جُدا ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں ❁ ہاتھ ملانے کے دوران درود پاک پڑھئے، ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جائیں گے ❁ ہاتھ مِلاتے وقت دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) ❁ 2 مُسلمان ہاتھ مِلانے کے دوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قُبول ہو گی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دور ہوتی ہے ❁ مُسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ محبت کے ساتھ دیکھنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھے اور اس کے دل میں دُشمنی نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ❁ جتنی بار مُلاقات ہو ہاتھ ملا سکتے ہیں ❁ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ مِلاتے بلکہ صرف انگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے ❁ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر کسی بُزرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کے لئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصَافَحہ کیا، پھر بَرَکت کے لئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو ممانعت (منع ہونے) کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ مِلائے وہ ان ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔[1] ❁ مُصَافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت

---

1 ... جدُّ المُمتار، 7/65، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

سُنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہُ علٰی محمد

(4):بڑوں کی اِطاعت کیجئے...!

پارہ:5، سورۂ نِسآء، آیت:59 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (پارہ:5، النساء:59)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ و رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت (یعنی فرمانبرداری) کے بعد امیر کی اِطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ **بخاری شریف** کی حدیثِ پاک میں ہے: جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔(2)

کمالِ اِطاعت فنائے صِفَّت کا نام ہے

تَصَوُّف میں ایک اِصطلاح اِستعمال ہوتی ہے: فنائے صِفَّت۔ یعنی بندے کا اپنا اِرادہ، اپنی خواہش، اپنی غَرَض، اپنی تمنّا وغیرہ مٹا دینا۔ اِطاعت اَصْل میں اسی فنائے صِفَّت کا نام ہے، جب تک ہم اپنے اِرادے، اپنی خواہشات، اپنی اَغْراض اور تمنائیں مٹا کر پُورے طَور پر اپنے

---

1 ...550 سنّتیں اور آداب، ص32-34۔

2 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب: یقاتل من وراء الامام، ص761، حدیث:2957۔

www.dawateislami.net

مَافَوق (مثلاً نگران، پیر، اُستاد وغیرہ) کے پیچھے نہ چل پڑیں، اس وقت تک اِطاعت کامِل نہیں ہوتی اور اگر آدمی اپنی صِفّت (اِرادے وغیرہ) کو فنا کر دے، اپنے مافَوق کے رنگ میں رنگ جائے تو ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

اِمامِ اَعظم کی شریعت سے ہم آہنگی

حضرت داتا گنج بخش رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ملکِ شام میں مُؤَذِّنِ رسول حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللهُ عنہ کے روضہ مُبارَک کے سرہانے سویا ہوا تھا، خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرّمہ میں ہوں اور حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک بزرگ کو گود میں بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے بابِ شَیبَہ سے داخل ہو رہے ہیں، میں نے محبت کے غلبے میں دوڑ کر حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مُبارک چُومے۔ مجھے حیرانی تھی کہ یہ بُزرگ کون ہیں؟ حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو معجزانہ شان سے میری باطنی حالت معلوم ہو گئی، فرمایا: یہ تمہارے امام یعنی ابو حنیفہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ ہیں۔

اس خواب کی وضاحت کرتے ہوئے حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ دیکھو! اِمامِ اَعظم اِمام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ خُود چل نہیں رہے تھے بلکہ جانِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی گود مُبارَک میں اُٹھایا ہوا تھا۔ اس میں اِشارہ ہے کہ **اِمام اَعظم** رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ **فَانِیُ الصِّفّت تھے، آپ** رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ **نے اپنے اِرادے، اپنی خواہش، اپنی سوچ اور فِکْر کو مٹا دیا اور کامِل طَور پر شریعت کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئے۔** یہی وجہ ہے کہ اِمامِ اَعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ اپنے اِجتہاد میں خطا سے محفوظ رہے، کیونکہ جو بندہ باقِیُ الصِّفَّت ہو (اپنے اِرادوں کو بھی پیشِ نظر رکھتا ہو)، وہ کبھی کامیاب

ہوتا ہے، کبھی خطا کرتا ہے لیکن جب بندہ فَانِیُ الصِّفَّت ہو تو وہ خطا سے بچ جاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے حقیقی ہم آہنگی! جب تک ہم اپنے مَافَوق (*Superior*) کے رنگ میں رنگ نہ جائیں، اس کے سامنے اپنے اِرادے، خواہش وغیرہ کو مِٹا نہ دیں، اُس وقت تک کامِل ہم آہنگی نصیب نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بڑوں (مثلاً اُستاد، والدَین، پیر صاحِب اور نگران وغیرہ) کے سامنے فانِیُ الصِّفَّت ہو جائیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا بہت پیارا فرمان ہے (آپ پنجابی میں فرماتے ہیں): **اَسی سوچَݨ والے نئیں، اَسی مَنَّݨ والے ہاں**۔ یعنی ہم سوچنے والے نہیں، ہم ماننے والے ہیں۔

گُناہ میں کسی کی اِطاعت نہیں

ہاں! اِتنا ضرور ہے کہ ہمارے بڑے؛ اُستاد، والدَین، نگران وغیرہ اگر خِلافِ شریعت حکم دیں تو اُن کی اِطاعت نہیں کی جائے گی۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللهُ عَنْه کو نگران بنایا۔ راستے میں لشکر کے امیر کو کسی بات پر غُصَّہ آ گیا، اُنہوں نے کہا: کیا تم کو رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے میری اِطاعت کا حکم نہیں دیا؟ سب نے کہا: ہاں! دیا ہے۔ امیر نے کہا: میں حکم دیتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ۔ حکم پر عمل ہوا، آگ جلا دی گئی۔ اب امیر نے کہا: سب اس آگ میں کُود جاؤ! صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے امیر کے اس حکم پر عَمَل نہ کیا اور آگ میں نہ کُودے۔ واپس آکر بارگاہِ رسالت میں یہ واقعہ پیش کیا گیا۔ حُضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم آگ میں کُود جاتے تو ہمیشہ آگ ہی میں رہتے۔ پھر فرمایا: اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی

---

1 ...کشف المحجوب (مترجم)، ص 147 بتغیر قلیل، شبیر برادرز۔

www.dawateislami.net

اِطاعت صِرف جائِز کام میں کی جاتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(5): جذبۂ اِیثار پیدا کیجئے...!

پیارے اِسلامی بھائیو! آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور اسے قائِم رکھنے کے لئے ایک اَہَم ترین چیز **اِیثار** ہے۔ جب تک ہمارے اَندر اِیثار کا جذبہ پیدا نہ ہو جائے، اُس وقت تک ہم آہنگی ملنا سخت دُشوار ہے۔ **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** میں ہے: اِیثار کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے رفیق (یعنی ساتھی) کے حق کی حِفَاظت کرے اور اپنا حق چھوڑ دے۔ اپنے رفیق کو راحت پہنچانے میں خُود تکلیف برداشت کرے اور اپنے آرام کو رفیق کے آرام پر قُربان کر دے۔[2]

اِیثار کی ایک اَعلیٰ مثال

حضرت نُوری، حضرت رقام اور حضرت ابو حمزہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِم، یہ تینوں صُوفِی بُزرگ ہیں، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ خلیفہ کا ایک وزیر غُلامُ الْخَلِیل صُوفیائے کرام کا دُشمن ہو گیا، اُس نے اِن تینوں بزرگوں کے متعلق خلیفہ کے کان بھرے اور خلیفہ نے اِن تینوں بُزرگوں کو قید کرنے کا حکم دے دیا۔ چُنانچہ اِن تینوں بُزرگوں کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا، خلیفہ نے حکم دیا، اِن تینوں کی گردن ماردی جائے۔ حکم پر عَمَل دَرآمد شُروع ہوا؛ جلّاد تلوار لے کر آگے بڑھا اور سب سے پہلے حضرت رقام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کو شہید کرنا چاہا، یہ دیکھ کر دُوسرے بُزرگ حضرت نُوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ جلدی سے اُٹھے اور حضرت رقام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کی جگہ تلوار کی زَد میں بیٹھ گئے، جلّاد بولا: اے شخص یہ تلوار کوئی کھیل نہیں ہے۔ حضرت نُوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ

1 ...بخاری، کتاب الاحکام، باب: السمع والطاعۃ للامام، ص1733، حدیث: 7145۔
2 ...کشف المحجوب (مترجم)، ص273۔

www.dawateislami.net

نے فرمایا: تم ٹھیک کہتے ہو مگر دُنیا میں سب سے عزیز چیز زِندگی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زِندگی کی جو بقیہ چند سانسیں ہیں اپنے بھائیوں کے لئے قُربان کر دُوں۔

خلیفہ نے جب یہ بات سُنی تو مُعاملہ سمجھ گیا، چُنانچہ قاضی کو اِن بُزرگوں کے مُتعلق تحقیق کا حکم دیا، آخِر اِن تینوں بُزرگوں کو باعزّت رہا کر دیا گیا۔[1]

آج ہے اِیثار کا جذبہ جو پروانوں کے پاس | تھی کبھی یہ دولتِ بیدار اِنسانوں کے پاس

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے اِیثار...! جب تک اِیثار کا ایسا جذبہ پیدا نہ ہو جائے، اُس وقت تک ہم آہنگی نہیں ملتی۔ ایک دُوسرے سے بڑھ کر قُربانیاں دینے کی عادت بنائیے! دُوسروں کو راحت پہنچانے کا ذہن بنائیے، جب ہم اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ ایسے مخلص ہو جائیں گے، اِن کی خاطِر قُربانیاں دینے کا ذہن بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم آہنگی پیدا ہو گی، ایک دُوسرے کی مَحبّت دِلوں میں بڑھے گی، مَسائل حَل ہوں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو باہمی اِختلافات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

جذبۂ اِیثار دِل میں ہو اگر | مسئلوں کا حل نکلتا جائے گا

ایک شاعِر کہتا ہے:

غلط فہمی کی سرحد پار کر کے | مِٹا دو فاصلے اِیثار کر کے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمد

(6): سمجھوتہ کرنا سیکھئے...!

پیارے اِسلامی بھائیو! اَصل ہم آہنگی جسے 100 فیصد ہم آہنگی کہا جا سکے، یہ ہمارے اِختیار میں نہیں ہے، یہ صِرف قُدرت کی عَطا ہے۔ بہت نصیب والا ہوتا ہے وہ شخص جسے

[1]...کشف المحجوب مترجم، ص274-275 بتغیرٍ قلیلٍ۔

بالکل اپنے جیسا، ہم ذہن، ہم خیال ساتھی مِل جائے ورنہ عام طَور پر ایسا ہوتا نہیں ہے، ایک ہی ماں باپ کے بیٹے، ایک ساتھ پروان چڑھنے والے، ایک تھالی میں کھانے والے، ایک ہی چھت کے نیچے رہنے والے بھی ہم خیال اور ہم ذہن نہیں ہوتے۔

سگے بھائی بھی اب اِک چھت کے نیچے | وہ رہتے ہیں مگر دِیوار کر کے

اِس لئے اگر ہم آہنگی چاہتے ہیں تو سمجھوتہ (Compromise) کرنا اِنتہائی ضروری ہے۔ کسی عقلمند نے کہا تھا: اگر امن چاہتے ہو تو دیکھو، سُنو اور خاموش رہو۔ یعنی ہمارے اِرد گِرد بہت ساری چیزیں ہوں گی، جنہیں دیکھ کر نظر انداز کرنا پڑے گا، بہت ساری چیزیں ہوں گی جنہیں سُن کر صِرف برداشت کرنا پڑے گا، ایسی صُورت میں جب تک شریعت اجازت نہ دے، خاموش رہنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! امن و سکون قائِم رہے گا اور ہم آہنگی پیدا ہو گی۔

سمجھوتہ (Compromise) کسے کہتے ہیں؟

ہمارے ہاں بعض لوگ سمجھوتے (Compromise) کا دُرست مفہوم نہیں سمجھتے، ان کے مُطابق **ایک ہاتھ دینے اور ایک ہاتھ لینے** کا نام سمجھوتہ ہے یعنی یہ کہتے ہیں کہ سامنے والا میری مان لے، میں اُس کی مان لُوں۔ حالانکہ یہ سمجھوتہ نہیں ہے، سمجھوتہ اَصْل میں ایک قناعت ہے یعنی جو مِلا، جیسا مِلا اُسے ویسے ہی (As it is) بغیر شِکوہ کئے، راضِی خُوشی قبول کر لینا۔ مثلاً ہمارا نگران سخت مزاج ہے، غُصّے والا ہے، حوصلہ اَفزائی نہیں کرتا، ماتحت کے ساتھ بحث کرتا ہے، اِسے ہر بات بڑی محنت سے سمجھانی پڑتی ہے وغیرہ، یہ سب کچھ ہونے کے باوُجُود سامنے والے کو راضی خُوشی قبول کر لینا، یہ سمجھوتہ ہے۔ پیارے آقا، مکی

مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کُنْ قَنِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ یعنی اے ابو ہُریرہ قناعت اِختیار کرلو (یعنی جو مِلا، جتنا مِلا، جیسا مِلا، اسے راضی خوشی قبول کرلو) لوگوں میں سب سے بڑے شکر گُزار ہو جاؤ گے۔[1]

مَسائل ہیں کہ بڑھتے جا رہے ہیں | گِلوں کا بَرملا اِظْہار کر کے
گلے مِل کر ہی دُوری دُور ہو گی | ملے گا کیا ہمیں تکرار کر کے

خیال رہے! شرعی حکم کے مُعاملے میں ہر گز ہر گز سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا جہاں شریعت کی حدٗ ٹوٹتی ہو، وہاں سمجھوتہ نہیں بلکہ حکمِ شریعت پر عَمَل کرنا لازمی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب ! صلی اللہُ علٰی محمد

(7): ہمیشہ مُثْبَت رہئے !

مُفَاہمَت (*Understanding*)، حق پرستی (حق کہنا اور ماننا)، سچّائی اور اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا ہم آہنگی کے لئے رِیڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ ہمیشہ آپس کے اِختلافات کا آغاز مَنفی سوچ اور خواہشات پر عَمَل کرنے ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اِنسانی تاریخ میں جتنے اِختلافات ہوئے ہیں، اِن کی سب سے اَہَم اور بڑی وجہ **حرص و لالچ** ہے۔ جب بھی اِنسان اپنی خواہش اور غَرَض کو مِعیار بناتا ہے تو وہ کہیں نہ کہیں اِنصاف سے ضرور ہٹ جاتا ہے۔ دیکھئے! اَبُو جہل نے کلمہ کیوں نہیں پڑھا؟ کیا اُس نے چاند 2 ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا تھا؟ کیا یہ نہیں جانتا تھا کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سچّے نبی ہیں؟ جانتا تھا، اِس کے باوُجُود اُس نے کلمہ نہیں پڑھا، کیوں؟ اپنے مفاد کی وجہ سے، یہ سرداری کا خواہش مند تھا۔ اَبُولہب نے کلمہ کیوں نہیں پڑھا؟ اپنے مفاد کی وجہ سے۔ فِرْعَون اور نمرود نے

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب: الورع والتقوی، ص684، حدیث: 4217، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

www.dawateislami.net

خُدائی کا دَعویٰ کیوں کیا؟ کیا اِن کے پاس اپنے خُدا ہونے کا کوئی ثُبوت تھا؟ نہیں تھا، اِس کے باوُجود اِن دونوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پیغامِ حق کیوں تسلیم نہ کیا؟ غَرَض پرستی کی وجہ سے۔ اللہ پاک قُرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ (پارہ:25، الشوریٰ:14)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر اپنے پاس علم آجانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں اَہْلِ کتاب کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ اُنہوں نے اَپنے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السلام کے بعد جو دِین میں اِخْتلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اِختیار کی اور کوئی کافِر ہوگیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اِس طرح اِخْتلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا (یعنی گروہوں میں تقسیم ہو جانا) گمراہی ہے، اس کے باوُجود اُنہوں نے **آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و ناحق حکومت کے شوق میں اور نفسانی حمیّت** (یعنی غُصّہ و نفرت) **کے اُبھارنے پر یہ سب کچھ کیا۔**[1]

معلوم ہوا؛ حَسَد، خواہش پرستی، مفاد پرستی یہ اِخْتلاف کی بُنیادی وُجُوہات ہیں۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سامنے والا جو کچھ کہہ رہا ہوتا ہے، وہ دُرست ہوتا ہے، کوئی ہماری غلطی بتاتا ہے تو واقعی ہمارے اَندر وہ خامی ہوتی ہے مگر ہم قبول نہیں کرپاتے۔ اگر ہم **حق کی پیروی کرنے والے** ہو جائیں، سچّائی کو سمجھیں، اسے قبول کریں، پھر چاہے اپنی ہی خامی کیوں نہ ہو، اسے خوش دِلی سے قبول کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! اِخْتلافات کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، زیرِ آیت:14، 9/43۔

سب سے بڑا مُنْصِف کون...؟

حضرت ابو عَمرو شیبانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کیا: یا اللہ پاک! تیرے بندوں میں سب سے بڑا اِنْصاف کرنے والا کون ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: **وہ جو اپنے آپ سے حِساب لے۔**[1] ایک روایت میں ہے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السّلام نے عَرض کیا: یا اللہ پاک! تیرے بندوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ فرمایا: **وہ جو اپنے حق میں بھی وہی فیصلہ کرے جو دُوسروں کے حق میں کرتا ہے۔**[2]

اے عاشقانِ رسول! **اپنے آپ سے اِنصاف کرنا** بہت ہی مُشکل کام ہے، اگر ہم اپنے آپ سے اِنصاف کرنے والے بَن جائیں تو یقین مانیئے! اِخْتلاف باقی رہ ہی نہیں سکتا۔ اللہ پاک ہم سب کو اِتِّفاق و اِتّحاد اور ہم آہنگی کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو | اَخُوَّت کا بیاں ہو جا! محبت کی زباں ہو جا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمد

(8): مقصد کے ساتھ سچّی لگن رکھئے!

ہم آہنگی کا معنی ہے: ہم ذہن اور ہم خیال ہونا۔ ظاہِر ہے جب دو شخص ہم آہنگ ہوں گے تو ان دونوں کا کوئی ایک خیال بھی ضرور ہو گا۔ لہٰذا ہم آہنگی کے لئے سب سے ضروری چیز **ایک خیال، ایک سوچ یا ایک مقصد** ہے۔ اگر آپ ہم آہنگی چاہتے ہیں تو اس

1 ... القناعۃ لابن سنی، ص 51، حدیث: 21، مکتبۃ الرشد الریاض۔

2 ... القناعۃ، ص 52، حدیث: 22۔

www.dawateislami.net

کے لئے سب کو ایک مقصد دینا اور اس مقصد پر قائم رکھنا ضروری ہے۔

دُنیا میں بہت سے اچھے اور بہترین قائِد ہوئے ہیں، جنہوں نے لاکھوں لوگوں کے درمیان ہم آہنگی قائم کی اور اسے مضبوط بھی رکھا، آج کے دور میں اس کی واضح مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہے، اس دور میں جتنی تنظیمیں کام کررہی ہیں، ان سب کا اگر سروے کیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! سب سے زیادہ ہم آہنگی، اِتِّفاق واِتّحاد عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اِسلامی میں دیکھنے کو ملے گا۔ اس کی بہت ساری وُجُوہات ہیں، ان میں ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شروع سے ہی اپنا ایک مدنی مقصد بنایا کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! پھر نہ صرف اپنے متعلقین بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کے دِل و دِماغ میں یہ مقصد اُتار دیا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خُود اس مدنی مقصد کو اوڑھنا بچھونا بنایا، اس مدنی مقصد کے ساتھ گہری اور سچّی لگن اپنائی، آج بھی امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی مبارک کو بغور دیکھا جائے تو یہ واضح معلوم ہو گا کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ساری کوشش اپنے اسی مدنی مقصد کے گرد گھومتی ہے، آپ کی گفتگو سُن لی جائے، آپ کی ہر بات گھوم پھر کر اس مدنی مقصد کی طرف جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ وابستگی رکھنے والے کروڑوں افراد ہم آہنگ بھی ہیں، آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد بھی رکھتے ہیں، بیسیوں شعبہ جات اور ادارے دِن رات اسی مدنی مقصد کے تحت دینی کام کررہے ہیں۔

جامعۃ المدینہ ہو یا مدرسۃ المدینہ، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہر طرف اسی مدنی مقصد کی دُھوم ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم!

غرض؛ واضح مقصد (*Vision*) کے بغیر زِندگی بکھری رہتی ہے، اگر اپنی زِندگی میں، اپنے ساتھ وابستہ اَفراد میں ہم آہنگی، اِتفاق واِتحاد چاہتے ہیں تو واضح اور صاف مقصد ضرور بنایئے! گھر میں ماں، باپ، بہن بھائی، بچے، سب کا ایک مقصد ہو، مثلاً ہم نے اللہ ورسول کی اِطاعت کرتے ہوئے، امن وسکون، اِتّفاق واِتّحاد کے ساتھ نیکیوں بھری زندگی گزارنی ہے۔ اسی طرح آفس میں جو نگران (*Boss*) ہے، وہ اپنے کام کے مطابق واضح مقصد بنائے، سب کو اس مقصد پر جمع کرنے اور جمع رکھنے کے لئے دِن رات، اسی مقصد کے ساتھ جُڑا رہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم آہنگی پیدا ہو گی اور قائِم بھی رہے گی۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللّٰہُ علٰی محمد

(9): خیر خواہ بنیئے...!

اے عاشقانِ رسول! آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ دوسروں کے خیر خواہ رہیے، ہر ایک کا بھلا سوچیے، کبھی بھی خُود غَرض مت بنیئے۔ دیکھئے! دُنیا کی واحد ہستی جنہوں نے لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں اِنسانوں کو ہم آہنگ کیا، یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک آپ کے اعلیٰ اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پارہ:11، التوبہ:128)

ترجمۂ کنزُ العرفان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

یہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے 3 اعلیٰ اَوصاف ہیں: (1): آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اُمّت کا مشقت میں پڑنا ناگوار ہے۔ (2): آپ صَلَّی اللّٰہ

www.dawateislami.net

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کی نہایت بھلائی چاہنے والے ہیں۔(3): آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غُلاموں پر بہت مہربان ہیں۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے آقا، دو جہاں کے داتا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں یہ اَوصاف اپنائیں، دوسروں کو مشقت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں، دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کریں، ہر ایک کی بھلائی چاہیں، خیر خواہی کریں، کوئی غریب ہے تو اس کی مدد کریں، بیمار کی بیمار پُرسی کریں، جنازوں میں شرکت کریں، اپنے مُسلمان بھائیوں کی مالی، بدنی مُعاونت کریں اور اپنے تمام مُسلمان بھائیوں پر ہمیشہ مہربانی کرنے والے بنیں۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اُمّتِ محبوب کا یارب بنا دے خیر خواہ | نفس کی خاطِر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر[1]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہ علٰی محمد

(10): رابطہ مضبوط کیجئے! اور اَہمیت دیجئے!

پیارے اِسلامی بھائیو! اگر ہم آپس میں ہم آہنگی چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپس میں رابطے میں رہنا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا ہر ایک کے ساتھ رابطہ رکھئے! کسی کو نَظر اَنداز (*Ignore*) مت کیجئے! اپنے متعلقین (مثلاً اپنے اَہلِ خانہ، دوست احباب، عزیز رشتے داروں، اَہلِ محلّہ اور کولیگ وغیرہ) کے ساتھ وقت گزارنے کی عادت بنایئے، ان کا حال پوچھیے، ان کی خیریت دریافت کرتے رہیئے، انہیں تنہائی کا اِحساس نہ ہونے دیجئے اور سب سے اَہم بات کہ کسی کو فُضول نہ سمجھئے، ہر ایک کو اس کی اہلیت اور منصب کے مطابق اَہمیت دیجئے۔

1 ...وسائلِ بخشش، ص 233، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے متعلق منقول ہے کہ آپ صبح کی نماز ادا فرماتے تو آپ کے مُصلّے کے قریب ایک پودا ہوتا، آپ اس سے پوچھتے: تُو کون سا پودا ہے؟ پودا بَول کر بتاتا: میں فُلاں پودا ہوں۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام پوچھتے: تیرے اَندر کیا کیا صلاحیت ہے؟ پَودا بتاتا: عالی جاہ! میں فُلاں فُلاں صلاحیت رکھتا ہوں۔ حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام اس کی صلاحیت کے مطابق حکم فرماتے، اگر یہ دواء کے لئے استعمال کیا جا سکتا تو طبیبوں کے حوالے فرماتے، اگر بیجنے کے لئے ہوتا تو اسے بیجنے کا حکم فرماتے اور اگر پکانے کے لئے ہوتا تو اسے پکانے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نبی بھی ہیں اور پُوری دُنیا کے بادشاہ بھی تھے اور بادشاہ بھی صِرف اِنسانوں کے نہیں بلکہ جنّات، ہوا، چرند، پرند وغیرہ کے بادشاہ تھے، اَندازہ کیجئے! آپ کی کتنی مصروفیات ہوں گی، اس کے باوُجُود آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ پَودوں کو اہمیت دیتے، ان کی بھی صلاحیات پُوچھتے اور انہیں بھی مناسب اِستعمال میں لایا کرتے تھے۔

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں | کوئی بُرا نہیں قُدرت کے کارخانے میں

خیر! پَودوں سے ہم کلام ہو جانا، یہ تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کا معجزہ ہے، ہم ایسا تو نہیں کر سکتے، ہم کم از کم بولنے، سمجھنے والے اِنسانوں ہی سے رابطہ رکھ لیں، اِن کی صلاحیتوں کا اَندازہ لگائیں اور انہیں کسی نہ کسی طرح نیک کاموں میں مَصرُوف رکھنے میں کامیاب ہو جائیں تو یہی کافی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... تاریخ الخمیس، 1/462، دار الکتب العلمیۃ۔

www.dawateislami.net

چمکدار جنتی کمرے

والدین، بہن بھائی، عزیز رشتے دار یا متعلقین وغیرہ دُور رہتے ہوں تو مُناسب وقفے سے انہیں ملنے جانا بھی سَعادت ہے، اس سے بھی ہم آہنگی بڑھتی اور باہمی محبّت میں اِضافہ ہوتا ہے۔ ہاں! مُلاقات صرف و صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے کرنی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! برکتیں ملیں گی۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں یاقُوت کے مینار ہیں، جن پر زَبَرْجَد (ایک قیمتی پتھر) سے بنے ہوئے کمرے ہیں جو ستاروں کی طرح چمکتے ہیں، پوچھا گیا: ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے، اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں مُلاقات کرنے والے اور اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دُوسرے پر خرچ کرنے والے۔[1]

اللہ پاک تم سے محبّت فرماتا ہے

حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص دُوسرے گاؤں میں رہنے والے اپنے دِینی بھائی سے ملاقات کے لئے گھر سے نکلا، اللہ پاک نے اس کے راستے میں (اِنسانی شکل میں) ایک فرشتہ بٹھادیا، جب وہ شخص فرشتے کے قریب پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ کہا: فُلاں گاؤں میں اپنے دِینی بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اُس کا تجھ پر کوئی اِحسان ہے، جس کے سبب تم اس سے ملنا چاہتے ہو؟ کہا: نہیں، میں اس سے اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کرتا ہوں (بس اسی لئے ملنے جارہا ہوں)۔ فرشتے نے کہا: بے شک (میں ایک فرشتہ ہوں) مجھے اللہ پاک نے تمہارے پاس یہ خوشخبری سنانے بھیجا کہ جیسے تُو اللہ پاک کی رضا کے

---

1 ... مسند بزار، 15 / 282، حدیث: 8776، مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ۔

لئے مُسلمان بھائی سے محبّت رکھتا ہے، اللہ پاک بھی تجھ سے ایسے ہی محبّت فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(11): حُسْنِ اَخْلاق اپنایئے!

حُجَّۃُ الْاِسْلَام اِمام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جان لیجئے! کہ محبّت اچھے اَخلاق کا نتیجہ ہے اور اِخْتِلاف بد اَخلاقی کا نتیجہ ہے، اَچھے اَخلاق کے سبب باہَم محبّت واُلفت اور مَوافقت پیدا ہوتی ہے جبکہ بداَخلاقی آپس میں بُغض و حسد اور جُدائی پیدا کرتی ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اگر اپنے گھر میں، آفس میں، رشتے داروں، عزیزوں، دوست اَحباب، تنظیمی طَور پر اپنے ماتحت اِسلامی بھائیوں وغیرہ میں ہم آہنگی چاہتے ہیں تو حُسْنِ اَخلاق اپنا لیجئے!

حُسْنِ اَخلاق کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفٰے

(1): بے شک بندہ حُسْنِ اَخلاق کے ذریعے دِن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔[3] ایک روایت میں ہے: بندہ حُسْنِ اَخلاق کے ذریعے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔[4] (2): میزانِ عمل میں حُسْنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔[5] (3): روزِ قیامت تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اَخلاق والے اور

1 ... مسلم، کتاب: البر والصلۃ، باب: فی فضل الحب فی اللہ، ص996، حدیث:2567۔
2 ... احیاء العلوم الدین، کتاب: آداب الالفۃ والاخوۃ، 2/194۔
3 ... معجم اوسط، 4/372، حدیث:6273۔
4 ... الاستذکار لابن عبد البر، کتاب: حسن الخلق، 7/283، حدیث:693، دار احیاء التراث العربی۔
5 ... ابوداوٗد، کتاب: الادب، باب: فی حسن الخلق، ص755، حدیث:4799۔

www.dawateislami.net

عاجزی اِختیار کرنے والے ہوں گے۔[1] (4): اچھے اَخلاق گُناہوں کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں، جس طرح سورج کی حرارت برف کو پگھلا دیتی ہے۔[2]

اَخلاقِ مصطفٰے کی جھلکیاں

❁ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب لوگوں سے زیادہ بُرْدْبار (یعنی نرم مزاج)، سب سے زیادہ بہادُر، سب سے زیادہ اِنصاف فرمانے والے، سب سے زیادہ پاکدامن اور سب سے زیادہ سخی تھے ❁ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے مُبارک نعلین خود ہی گانٹھ لیتے ❁ کپڑوں میں پیوند خود لگا لیا کرتے ❁ گھر کے کام کاج میں اَہلِ خانہ کا ہاتھ بٹاتے تھے ❁ سب سے بڑھ کر حیاوالے تھے ❁ دوسروں کے چہرے پر نظریں نہیں جماتے تھے ❁ امیر غریب سب کی دعوت قبول فرمالیتے تھے ❁ تحفہ قبول فرماتے ❁ اور تحفے کا بدلہ بھی عطا فرماتے تھے ❁ غُلاموں، مسکینوں کی ضرورتیں پُوری کرتے ❁ اپنی ذات کے لئے کبھی غُصّہ نہ فرماتے ❁ بیماروں کی عیادت کرتے ❁ اس کے لئے دُور دُور تک پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے ❁ آپ سب سے زیادہ باوقار تھے مگر تکبُّر بالکل بھی نہ تھا ❁ آپ سب سے زیادہ خندہ پیشانی سے یعنی مسکرا کر ملنے والے تھے ❁ جو لباس موجود ہوتا پہن لیتے ❁ جو کھانا مُیَسَّر ہوتا کھالیتے ❁ جو سُواری موجود ہوتی، اس پر سُوار ہو جاتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خوشبو پسند فرماتے اور بدبو کو ناپسند فرماتے تھے ❁ غریبوں کے ساتھ بیٹھتے ❁ مسکینوں کے ساتھ کھانا کھاتے ❁ اَچھے اَخلاق والوں کی عزّت فرماتے ❁ عزّت داروں سے نیکی کر کے ان کی دِل جوئی فرماتے ❁ صلہ رحمی

---

1 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، باب: ماجاء فی معالی الاخلاق، ص488، حدیث: 2018۔

2 ...شعب الایمان، باب: فی حسن الخلق، 6/247-248، حدیث: 8036۔

کرتے ❁ کسی پر ظلم نہ کرتے ❁ معذرت کرنے والے کا عذر قبول فرماتے ❁ مزاح بھی فرمالیتے مگر کبھی جھوٹ نہ بولتے ❁ کوئی ایسا وقت نہ گزرتا جس میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی رضا والے کام یا اپنی ذاتی مصروفیات میں مشغول نہ ہوں ❁ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَّلَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا یعنی میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں اور لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ❁ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نہ تندمزاج یعنی غصے کے تیز تھے ❁ نہ سخت دِل ❁ بازاروں میں چِلاّ کر بات نہ کرتے ❁ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیتے بلکہ معاف فرمادیتے۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُبارک اَخْلاق بیان ہوئے، اَخْلاقِ مصطفےٰ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب **اِحیاءُ العلوم**، جلد:2، صفحہ:1259 تا 1343، **سیرتِ مصطفےٰ** اور **سیرتِ رسولِ عربی** پڑھیے!

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللّٰہ علٰی محمد

(12): فَعَّال سامِع بنیے!

پیارے اِسلامی بھائیو! آپس میں ہم آہنگی کا زیادہ تعلق سمجھنے سمجھانے سے ہے، اس لئے **اچھا بولنا اور اچھا سُننا** ہم آہنگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو شخص اچھا بولنا نہیں جانتا وہ عموماً اِخْتلافات کا سبب بن جاتا ہے اور جو اچھا سننا نہیں جانتا وہ دوسروں کو خود سے بیزار کر بیٹھتا ہے۔ ایک شاعِر کہتا ہے:

ایک ہی مسئلہ تو ہے برسوں کی اس تاریخ میں
بات نہیں کہی گئی، بات نہیں سُنی گئی

1 ... احیاءعلوم الدین، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، 2/440-448 ملتقطاً۔

جب کہنے والا دُرست طریقے سے اپنی بات کہہ نہیں پاتا اور سُننے والا دُرست طریقے سے سُن نہیں پاتا تو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور اِختِلافات بڑھتے ہیں۔ کئی مرتبہ کا مُشاہدہ ہے کہ باہَم جھگڑا کرنے والوں کو الگ الگ بٹھا کر اُن کی بات سُنی جائے تو اِختِلاف کی کوئی بات نکلتی ہی نہیں ہے، صرف غلط فہمیاں یا بدگمانیاں ہی ہوتی ہیں۔

اَنگوروں کا جھگڑا

مَشہور مُفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: 4 فقیر تھے، ایک مرتبہ انہیں کسی نے کچھ رقم دی، اب وہ آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اس رقم کی کیا چیز کھائیں۔ ان چاروں کی زبانیں مختلف تھیں، سب کا دِل چاہتا تھا کہ اَنگور کھائیں۔ چُنانچہ ایک نے کہا: ہم اَنگور کھائیں گے۔ دُوسرے نے کہا: عِنَب۔ تیسرا بولا: اوزَم۔ چوتھا بولا: داخ۔ (ان چاروں لفظوں کا معنی ایک ہی ہے)، بس یہیں سے ان کا اِختلاف ہوا اور یہ چاروں آپس میں جھگڑنے لگے۔ اِتنے میں ایک شخص آگیا، وہ اِن چاروں کی زبان جانتا تھا، اُس نے جھگڑے کی وجہ پوچھی، سارا مُعاملہ سُن کر اُس نے کہا: رقم مجھے دو، میں تمہارا جھگڑا ختم کر دیتا ہوں۔ اس نے رقم لی، بازار گیا اور اَنگور لے آیا۔ اَنگور دیکھ کر چاروں خُوش ہو گئے۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا: **کہنے اور سُننے کا ڈھنگ اور طریقہ** ہم آہنگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ لہٰذا بات کرنے کا ڈھنگ بھی سیکھنا چاہئے اور سُننے کا ڈھنگ بھی سیکھنا چاہئے۔

سُننے کا سُنّت طریقہ

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سُننے کا اَنداز کتنا

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:5، سورۃُ النساء، زیرِ آیت:59، 5/ 208 بتغیرٍ قلیلٍ۔

پیارا تھا۔ حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کان میں بات کرتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُس وقت تک اپنا سَر مُبارک الگ نہ فرماتے جب تک وہ کچھ کہتا رہتا۔[1]

مُسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے، حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مدینہ مُنورہ میں ایک عورت تھی، اُس کا ذہنی توازُن دُرست نہیں تھا، اس نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں عَرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھے آپ سے کچھ حاجت ہے؟ پھر وہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر ایک راستے پر کھڑی ہو گئی، وہ کہتی گئی، حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سُنتے گئے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی حاجت پُوری فرما دی۔[2]

سُبۡحٰنَ اللہ! **غور فرمایئے!** اس عورت کا ذہنی توازُن ٹھیک نہیں تھا، اس کے باوُجود پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اہمیت دی، اُس کی بات سُنتے رہے، سُنتے رہے، یہاں تک کہ اُس کی حاجت پُوری فرما دی۔

ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ان اَداؤں کو اَپنائیں۔ دُوسروں کو کہنے کا موقع دیں، اُن کی بات سُنیں، جب تک سامنے والا بول رہا ہو، اپنی پُوری توجُّہ اُس کی طرف رکھیں، وقفے وقفے سے موقع کی مُناسبت سے سر ہِلا کر، **ہاں! ٹھیک ہے** وغیرہ اَلفاظ بول کر سامنے والے کو اپنی تَوَجُّہ کا اِحساس دلاتے رہیں، تَحَمُّل سے پُوری بات سُنیں، دَرمیان میں اس کی بات نہ کاٹیں، اس کی برکت سے اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم!

---

1 ... ابو داوٗد، کتاب الادب، باب: فی حسن العشرۃ، ص754، حدیث:4794۔
2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب: قرب النبی من الناس، ص911، حدیث:2326۔

سامنے والا مطمئن بھی ہو گا اور اس کے دِل میں مَحبّت بھی اُترے گی۔

اِسی طرح خُود جب کلام کریں تو نہایت تحمّل اور نرمی کے ساتھ، سوچ سمجھ کر اچھے اَنداز میں آسان سے آسان طریقے سے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کیجئے! ایک دُوسرے کا مافِی الضَّمِیر (یعنی مُدّعا) اَچھے سے سمجھ آتا رہے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! اِختلافات سے بہت حد تک بچت رہے گی۔

گفتگو کے آداب

فیضانِ سُنّت، جلد: 3، حِصّہ: اَوّل، گفتگو کے آداب شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت پیاری، تحقیقی اور معلوماتی کتاب ہے۔ سب کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے، آیئے! اس کتاب سے گفتگو کے چند آداب مُلاحظہ کیجئے!

❁ مُسکرا کر اور مُسکرا کر بات چیت کرنا سُنّت ہے ❁ بات چیت کرتے ہوئے چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ اَدب والا انداز رکھئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! دونوں کے یہاں عزّت پائیں گے ❁ چِلّا چِلّا کر باتیں کرنا سُنّت نہیں۔[1] اللہ پاک پارہ: 21، سورۂ لقمان، آیت: 19 میں فرماتا ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ (پارہ: 21، لقمان: 19)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور اپنی آواز کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

تفسیر خزائنُ العِرفان میں ہے: شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے، اس

1 ... گفتگو کے آداب، ص 39، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

میں کچھ فضیلت نہیں۔[1] ❁ اِرشادِ ربُّ العٰلمین ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (پارہ:21، لقمان:18)	ترجَمۂ کنز العرفان: اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رُخسار ٹیڑھا نہ کر۔

تفسیر رُوح البیان میں اس آیت کے تحت ہے: سلام و کلام اور مُلاقات کے وقت بطور تواضُع (یعنی عاجِزی کے طور پر) اپنا پُورا چہرہ لوگوں کے سامنے لایئے، اِن سے چہرہ نہ ہٹایئے اور نہ اس کا کچھ حِصّہ چھپایئے، تکبر کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ لوگوں کو ایسے ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور فُقرَا و مَسَاکین کو غصّے سے دیکھتے ہیں بلکہ تمہارے ہاں امیر و غریب دونوں اچھے سُلوک کے مُعاملے میں برابر ہوں۔[2] ❁ بازاری اَنداز میں چِلّا چِلّا کر باتیں کرنے سے بچنا چاہیے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی اس طرح باتیں نہیں کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گفتگو شریف میں آواز نہ زیادہ بلند ہوتی، نہ اتنی آہستہ کہ سامنے والے کو سُننے میں دُشواری پیش آئے۔[3] ❁ حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گُفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کلام (یعنی بات چیت) فرماتے تھے ❁ آپ کا کلام اِتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سُننے والے اس کو سمجھ کر یاد کرلیتے تھے۔[4] ❁ بولنے میں اَلفاظ سادہ اور صاف صاف ہونے چاہئیں، مُشکل اَلفاظ اِستعمال کرنے میں ہو سکتا ہے اگلے پر آپ کی **زبان دانی** کا رُعب تو بیٹھ جائے مگر آپ

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:21، سورۂ لقمان، زیر آیت:19، ص762، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ... تفسیر روح البیان، پارہ:21، سورۂ لقمان، زیر آیت:18، 7/86، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 ... گفتگو کے آداب، ص15۔

4 ... شمائل محمدیہ، باب: کیف کان کلام رسول اللہ، ص85، حدیث:233، دار الیسر السعودیہ۔

کہنا کیا چاہ رہے ہیں، وہ اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ [1] ❁ صِرف اچھی باتیں ہی کیا کیجئے کہ مُسلمان بھائی سے میٹھی اور نرم باتیں کرنا بھی صدقہ ہے۔ [2] ❁ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور قیامت کے دِن مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بُرے اَخلاق والے ہیں، جو زیادہ باتیں کرنے والے، مُنہ پَھٹ، باچھیں کھول کر اور مُنہ بھر کے باتیں کرنے والے ہیں۔ [3] ❁ فائدہ مند بات اَدھوری نہ چھوڑیئے! فوراً پُوری بات بتا دیجئے! یہ نہ کہیے کہ باقی آیندہ بتاؤں گا کیونکہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ [4] ❁ دورانِ گُفتگو کسی کا نام مت بگاڑیئے، نہ کسی کے بُرے نام رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: جس کسی نے مُسلمان کو اس کے نام کے عِلاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پُکارا، اُس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ [5] ❁ جھوٹ ہرگز مت بولئے کہ جھوٹ گُناہ ہے۔ یاد رکھئے! مذاق میں بھی جُھوٹ جائِز نہیں۔ [6] ❁ ہونٹوں سے **شش شی** کی آواز نِکال کر کسی کو بُلانا یا مُتَوَجِّہ کرنا اچھا اَنداز نہیں، معلوم ہونے کی صُورت میں بہتر یہ ہے کہ نام یا کنیت سے پُکاریئے کہ سُنّت ہے۔ اگر نام معلوم نہ ہو تو اپنے یہاں کے رواج کے مُطابق اچھے اَنداز و اَلفاظ میں پُکارا جائے ❁ جب بھی کسی مُسلمان کو پُکارا جائے تو اس کا دِل خوش کرنے کا ثواب کمانے کی نیت کے ساتھ اچھے میں اچھا اَنداز ہو، نام بھی پُورا لیا جائے، موقع کی مُناسبت سے آخر میں

---

1 ... گفتگو کے آداب، ص16۔
2 ... مرآۃ المناجیح، 3/95۔
3 ... شعب الایمان، کتاب فی حسن الخلق، 6/234، حدیث 7989۔
4 ... حدیقۃ الندیۃ، باب: اعتصام بالسنۃ، 1/243، خلاصۃً، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
5 ... جامع صغیر، ص525، حدیث: 8666، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
6 ... گفتگو کے آداب، ص27۔

www.dawateislami.net

لفظ بھائی یا صاحِب وغیرہ کا بھی اِضافہ ہو، حج کیا ہے تو حاجی کا لفظ بھی شامِل کر لیا جائے۔[1] ❁ مذاق مَسْخَری مت کیجئے! کہ مذاق مَسْخَری ہم آہنگی کی دُشمن ہے۔ حضرت عُمر بن عبدُ العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپس میں مذاق مَسْخَری مت کیا کرو کہ اس طرح دِلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔[2] ❁ فُحْش (یعنی بے حیائی والی باتیں) مت کیجئے! منقول ہے: فحش کلامی کرنے والا قیامت کے دِن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔ ❁ بات چیت کرتے ہوئے دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا، بدن کا میل اُتارنا، پردے کی جگہوں کو چُھونا یا کھجاتے رہنا اچھی بات نہیں۔[3] ❁ زیادہ باتیں کرنے اور دورانِ گفتگو قہقہے لگاتے رہنے سے عزّت و رُعب میں کمی آتی ہے۔[4]

2 مفید مَدَنی پُھول

❁ خیالوں کی حفاظت کرو، یہ اَلفاظ بن جاتے ہیں، اَلفاظ کی حفاظت کرو، یہ اَعمال بن جاتے ہیں، اَعمال کی حفاظت کرو، یہ کردار بن جاتے ہیں اور کردار کی حفاظت کرو کہ یہ پہچان بن جاتا ہے۔[5] ❁ جن باتوں پر جھگڑا کر کے لوگ منوں مِٹّی تلے جا سوتے ہیں، اُن ہی باتوں پر ہلکی سی مٹّی ڈال کر دُنیا میں پُر سکون زِندگی گُزاری جا سکتی ہے۔[6]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہُ علٰی محمد

---

1 ... گفتگو کے آداب، ص30۔
2 ... سیرت عمر بن عبد العزیز، ص118، عالم الکتب۔
3 ... گفتگو کے آداب، ص39۔
4 ... گفتگو کے آداب، ص40۔
5 ... گفتگو کے آداب، ص29۔
6 ... گفتگو کے آداب، ص22۔

www.dawateislami.net

(13): ہر ایک کے حُقوق پُورے کیجئے!

پیارے اِسلامی بھائیو! اگر ہم آدابِ مُعاشرت (یعنی رہن سہن کے آداب) کا لحاظ رکھیں اور ہر ایک کے حُقوق پُورے کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! لڑائی جھگڑوں سے بہت حد تک حفاظت رہے گی، اِتّفاق واِتّحاد اور ہم آہنگی بحال رہے گی۔ یاد رکھئے! دُوسرے سے اپنے جائِز حق کا مُطالبہ کرنا اگر شریعت کے دائِرے میں رہ کر ہو تو اگرچہ جائِز ہے، البتہ! ہم نے دُوسروں کے حُقوق پُورے کئے یا نہیں، اِس کا لحاظ بالکل نہ رکھنا اور بَس رَٹ لگائے رکھنا کہ میرا فُلاں حق بھی پُورا کرو! فُلاں حَق بھی پُورا کرو! یقیناً دُرست نہیں، اچھا اِنسان وہ ہے جو اپنی حق تلفی مُعاف کر دے اور دُوسروں کے حُقوق کی اَدائیگی میں ذَرّہ برابر بھی کمی نہ آنے دے۔ ہمارا پیارا دِینِ اِسلام ہمیں اِسی بات کا درس دیتا ہے۔

نوٹ: حُقوقُ العباد کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کے لئے اِحیاءُ العلوم، جلد: 2 کا مُطالعہ کیجئے!

(14): ہم آہنگی کی دُعا کیجئے

سب سے اہم بات یہ کہ باہمی ہم آہنگی کے لئے دُعا کرنا ہر گز مت بھولئے۔ اللہ پاک قُرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ (پارہ:10، الاَنفال:63)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دِلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دِلوں کو مِلا دیا۔

معلوم ہوا؛ ہم آہنگی، اِتّفاق، اِتّحاد اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے اور اُسی کی عطا ہے، ہم

دُنیا بھر کا پیسہ خرچ کر دیں، اگر اللہ پاک کی مدد و نُصرت حاصِل نہ ہو تو ہم آہنگی نہیں مل سکتی۔ **اس لئے اللہ پاک کے حُضُور دُعائیں کرتے رہیے، نمازِ غوثیہ پڑھیے، صلاۃُ الحاجات پڑھیے، وظائِف بھی کیجیے۔** اللہ پاک نے چاہا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم آہنگی کی دولت نصیب ہو ہی جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، ہمیں اِتّفاق و اِتّحاد اور ہم آہنگی کے ساتھ دین کے کاموں میں آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اِخْتِلافِ رائے کے آداب

پیارے اِسلامی بھائیو! نگران اور ماتحت، اُستاد اور شاگرد بلکہ دو بھائیوں کے درمیان بھی اِخْتِلافِ رائے ہو سکتا ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی آپس میں اِخْتِلافِ رائے ہوا، بڑے بڑے عُلَما کا بھی ہوا، اگر کبھی ایسا ہو جائے تو اِخْتِلافِ رائے کے آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ مثلاً ❁ سب سے پہلے تو یہ دیکھ لیجئے کہ جس رائے پر اِخْتِلاف ہوا ہے، اس رائے کی اہمیت کیا ہے؟ مثال کے طور پر ایک کہتا ہے: میں نے فُلاں جگہ بیٹھنا ہے، دُوسرا کہتا ہے: فلاں جگہ بیٹھنا ہے۔ ایک کہتا ہے: اِجتماع میں بیان اِس موضوع پر ہو۔ دُوسرا کہتا ہے: نہیں، اِس موضوع پر ہو۔ یُوں معمولی مُعاملہ ہو، جس میں نہ شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہو، نہ کسی نقصان کا سامنا ہو تو جہاں تک ہو سکے سامنے والے کی رائے اِحترام کرنا اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بِلاوجہ اِخْتِلاف کو طُول دینا عقل مندی نہیں ❁ اِخْتِلاف کسی اہم مسئلے پر ہو تب بھی اسے مِل بیٹھ کر حل کرنے کی کوشش کیجئے ❁ دورانِ گفتگو اچھا اَنداز اِختیار کیجئے ❁ لب و لہجہ نرم رکھئے ❁ جارحانہ اَنداز سے بچئے ❁ ایک

www.dawateislami.net

دوسرے کی بات پُوری تَوَجُّہ سے سُننے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے ❁ اِخْتلافِ رائے میں سب سے بڑا مسئلہ اِنصاف پسندی کا ہوتا ہے، ہر ایک اپنی بات صِرْف اس نظریے سے کرے کہ ہم نے دُرست راہ اِختیار کرنی ہے، لہٰذا اگر سامنے والے کی بات دُرست ہو تو فراخ دلی سے مان لیجئے ❁ بالفرض مسئلہ حل ہوتا نظر نہ آئے تو درمیان میں کسی بااِعتماد شخص کو **ثالِث** مُقرّر کرلیجئے اور ضرورتاً شرعی رہنمائی بھی ضرور لے لیجئے ❁ اور سب سے اَہَم بات باہمی اِختلاف کو باہمی ہی رکھئے، اس کا ڈھنڈورا مت پیٹئے! جب تک شریعت اِجازت نہ دے، ایک کی بات دوسرے تک مت پہنچایئے! بہت دفعہ اِخْتلافِ رائے ہو تو غیبتوں، چُغلیوں اور تہمتوں کا وہ بازار گرم ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اس سب سے بچئے ❁ اپنا رُجحان ہمیشہ صُلح صفائی کی طرف رکھئے ❁ بہت دفعہ مسائِل کو مُؤخّر کردینا بھی مفید ثابت ہوتا ہے، لہٰذا اِخْتلافِ رائے کا کوئی حل نہ نکل رہا ہو تو موقع کی مُناسبت سے اسے مُؤَخَّر کردیجئے اور مسئلے کے تمام پہلوؤں پر پُوری تَوَجُّہ سے غور جاری رکھئے ❁ حل ڈھونڈتے رہیے۔

(15): ہم آہنگی بڑھانے کے روحانی نسخے

❁ اگر پانی پر 786 مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر مُخالِف (مثلاً دُشمن) کو پلادیں، اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! وہ مُخالفت چھوڑ دے گا اور مَحبّت کرنے لگے گا اور اگر مُوافِق (یعنی دوست) کو پلادیں تو مَحبّت بڑھ جائے گی۔[1] ❁ اگر شوہر سے بیوی کم مَحبَّت کرتی ہو تو شوہر روزانہ بعد نمازِ عصر باوُضو منہ میں مصری کی ڈلی رکھ کر **یَاوَدُوۡدُ** 101 بار (اوّل آخر تین بار دُرود شریف) پڑھ کر اپنی بیوی کا تصوُّر باندھ کر اُس کے سینے پر دم کردے۔ اگر شوہر

[1]... جنتی زیور، ص578، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

مَحَبَّت کم کرتا ہو تو بیوی یہی عمل کرے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! میاں بیوی ایک دُوسرے سے مَحَبَّت کرنے لگیں گے۔ (یہ عمل صرف میاں بیوی کی مَحَبَّت کے لئے ہے اور چپکے سے کرنا ہے نہ میاں بیوی ایک دوسرے کو بتائیں نہ کسی اور کو پتا چلے کہ غلط فہمی کے سبب نقصان ہو سکتا ہے)[1] اللہ پاک کا نام یَاوَدُوْدُ اَوّل آخر 11 مَرتبہ دُرُود شریف پڑھ کر 1 ہزار بار پڑھ لیں اور لاہوری نمک جسے لوگ پہاڑی نمک بھی کہتے ہیں اور یہ دُنیا بھر میں ملتا ہے، اس پر دَم کر لیں اور پھر سالن میں ڈالیں اور سب گھر والے کھائیں۔ اس حوالے سے کسی کو بھی نہ بتائیں بِالْخُصُوص جس کی وجہ سے پریشانی ہے اُسے نہ بتایا جائے۔ آپس میں مَحبّت پیدا ہو گی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰهُ علٰی محمد

دل کی سیاہی بڑھنے کا سبب توبہ نہ کرنا ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم: مؤمن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ (داغ) لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کرے، باز آجائے اور مغفرت طلب کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ (گناہ میں) بڑھتا چلا جائے تو پھر وہ دھبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، صفحہ:688، حدیث:4244)

1 ... بیمار عابد، ص 42، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ... گھریلو جھگڑوں کا روحانی علاج، قسط 57، ص 1، مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1
ہم آہنگی کسے کہتے ہیں...؟	//
ہم آہنگی اَنمول نعمت ہے	2
گُناہ مٹانے والا آسان عَمَل	3
ہم آہنگی شریعت کو مطلوب ہے	4
آیتِ کریمہ کی مختصر وَضاحت	5
اسلام اور نفرت مٹاؤ تحریک	//
آیتِ کریمہ کے مُشکِل اَلفاظ کی وَضاحت	7
ہمارے نبی اللہ پاک کی بھیجی ہوئی مضبوط رَسّی ہیں	8
اللہ پاک کی رَسّی مضبوط پکڑنا کیوں ضروری ہے؟	9
نعمتِ اِتّحاد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے!	10
آیتِ کریمہ سے ملنے والے مَدَنی پھول	11
حق کی راہ پر رہنا ضروری ہے	//
بچھڑوں کو مِلانے کی فضیلت	13
ہم آہنگی کے فضائل و فوائد	//
مُسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں	//
الگ الگ رہنا شیطان کی طرف سے ہے	14
آپسی اِختلاف بُزدِل اور کمزور بناتے ہیں	15
ہم آہنگی قانونِ فِطرت ہے	//
ہم آہنگی چھوٹی چیزوں کو بڑا کر دیتی ہے	17
ہم آہنگی بڑھانے کے طریقے	19
(1): تعلقات کی بنیاد اللہ کی رِضا پر رکھئے!	//
اِسلامی اُخُوَّت و بھائی چارے کے فضائل	20
اب تو بس لالچ باقی ہے	21
تعلق کی بنیاد پہچاننے کا طریقہ	//
(2): سلام کو عام کیجئے...!	22
سلام کرنے سے مَحبّت بڑھتی ہے	//
سلام کرنے کی سنتیں اور آداب	//
(3): مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کی عادَت بنائیے!	23
مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کے فَضائل	24
مُصافحہ کی سنتیں و آداب	//
(4): بڑوں کی اِطاعت کیجئے...!	26
کمالِ اِطاعت فنائے صِفَّت کا نام ہے	//
اِمامِ اَعظم کی شریعت سے ہم آہنگی	27
گُناہ میں کسی کی اِطاعت نہیں	28
(5): جذبۂ اِیثار پیدا کیجئے...!	29
اِیثار کی ایک اَعلیٰ مثال	//
(6): سمجھوتہ کرنا سیکھئے...!	30
سمجھوتہ کسے کہتے ہیں؟	31

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
(7): ہمیشہ مُثبَت رہئے!	32	اَخلاقِ مصطفےٰ کی جھلکیاں	41
سب سے بڑا مُنصِف کون...؟	34	(12): فَعّال سامِع بنیئے!	42
(8): مقصد کے ساتھ سچّی لگن رکھئے!	//	اَنگوروں کا جھگڑا	43
(9): خیر خواہ بنیئے...!	36	سُننے کا سُنّت طریقہ	//
(10): رابطہ مضبوط کیجئے! اور اَہمیت دیجئے!	37	گفتگو کے آداب	45
چمکدار جنّتی کمرے	39	2 مفید مَدَنی پُھول	48
اللہ پاک تم سے محبّت فرماتا ہے	//	(13): ہر ایک کے حُقوق پُورے کیجئے!	49
(11): حُسنِ اَخلاق اپنائیے!	40	(14): ہم آہنگی کی دُعا کیجئے!	//
حُسنِ اَخلاق کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	//	اِختلافِ رائے کے آداب	50
		(15): ہم آہنگی بڑھانے کے روحانی نسخے	51

فرمانِ امیرِ اہلسنت:

اگر آپ کسی کو سمجھانا چاہتے ہیں تو حکیمانہ انداز اپنائیے کہ اصلاح فقط اسی طرح ہو سکتی ہے ورنہ جارِحانہ انداز ضد پیدا کرتا ہے۔

یادداشت

دورانِ مُطالعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ الکریم عِلم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

بلند و بالا محلّات

جنت میں آپ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے چند بلند و بالا محلات ملاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہِ السّلام نے عرض کی: یہ غصہ پینے والوں اور لوگوں سے عفو و درگزر کرنے والوں کے لئے ہیں۔

(مسند الفردوس، باب الراء، 2/255، حدیث:3188)

وضاحت: غصہ بذاتِ خود بُرا نہیں، ہاں غصے میں آکر شریعت کی نافرمانی کرنا بُرا ہے۔ صحیح موقعے پر غصہ آنا بھی ضروری ہے۔ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصے میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ راضی نہ ہوا تو وہ شیطان ہے۔ (الزواجر، الغضب بالباطل...الخ، 1/103)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net